مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئِمَّہ مساجِد کے تحت مساجد کے لئے

28 اپریل 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

دِل پر مہر لگنے کے اسباب

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- .. چاند دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ
- .. فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ پر ہدایت کی راہ کھل گئی
- .. ضِدّی قوموں کا عبرتناک انجام
- .. دِل پر مہر لگ جانے کا ایک اَہَم سبب

پیشکش: اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ الله وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

ایک مرتبہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بار گاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جس نے آپ پر ایک بار درودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کے نامۂ اعمال میں 10 نیکیاں لکھے گا اور 10 گُناہ مٹا دے گا اور 10 درجات بڑھادے گا۔[1]

اُن پر دُرود جن کو کسِ بے کساں کہیں | اُن پر سَلام جن کو خَبَر بے خَبَر کی ہے[2]

وضاحت: وہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جن کو بے سہاروں کا سہارا کہا جاتا ہے، جو ہر بے خبر کی خبر رکھنے والے ہیں، ان پر درود اور سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یعنی اللہ پاک جَلَّ شَانُہٗ فرماتا ہے):

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ(۶) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ط وَعَلٰۤی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ

---

1 …القول البدیع، صفحہ: 118۔

2 …حدائقِ بخشش، صفحہ: 209۔

عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱)

صَدَقَ اللهُ الْعَظِيم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک سے پہلے ہم قرآنِ کریم کی ترتیب کے مطابق قرآنی بیانات سننے کی سَعَادت حاصِل کر رہے تھے، آج اِنْ شَآءَ اللهُ الْكَرِيْم! ہم دوبارہ اسی ترتیب سے قرآنی بیانات کا سلسلہ شروع کر رہے ہیں۔ ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ کی آیت:6اور 7 سننے کی سَعَادت حاصِل کی۔

اس سے پچھلی آیات میں اُن لوگوں کا ذِکْر ہوا جو قرآنِ کریم کی ہدایت کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ پاک نے فرمایا:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲ (پارہ:1،سورۂ بقرہ:2) | ترجمہ کَنْزُالایمان: ہدایت ہے ڈر والوں کو۔

یعنی یہ متقی لوگ ہیں جو قرآنِ کریم کو پڑھ کر اس سے ہدایت حاصِل کرتے ہیں، کون متقی؟ وہ جو بِن دیکھے (یعنی غیب کی چیزوں پر) ایمان قبول کرتے ہیں، نماز قائِم کرتے ہیں، اللہ پاک کی راہ میں اس کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں اور آخرت پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔

اب ان 2 آیات (یعنی آیت:6اور 7) میں ان لوگوں کا ذِکْر ہو رہا ہے جو قرآنِ کریم پڑھ بھی لیں، اسے سمجھ بھی لیں، ان کے سامنے چاہے حق کو کتنا ہی واضح کر کے بیان کر دیا جائے، اس کے باوُجود یہ ایمان لانے اور ہدایت قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ پاک نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا | ترجمہ کَنْزُالایمان: بے شک وہ جن کی قسمت

(پارہ: 1، سورۂ بقرہ: 6) | میں کفر ہے۔

یعنی یہ کافِر لوگ ہیں۔ جیسے ابوجہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ وغیرہ[1] اور قیامت تک آنے والے ان جیسے لوگ جو ازلی کافر ہیں، ان کی حالت کیا ہے؟ان کی بُری عادت، بُرا وَصف کیا ہے؟

سَوَآءٌ عَلَیۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ (پارہ: 1، سورۂ بقرہ: 6) | ترجمہ کَنزُالایمان: انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں۔

یہ ایک طرح سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی دِل جُوئی بھی ہے اور اس میں آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کا عِلْم بھی دیا گیا ہے، دراَصْل ہمارے آقا و مولیٰ، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جب غیر مسلموں کو نیکی کی دعوت دیتے، انہیں سمجھاتے، ایمان قبول کرنے کی دعوت ارشاد فرماتے اور وہ نہیں مانتے تھے، ایمان قبول کرنے کو تیار نہیں ہوتے تھے تو آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم غمگین ہو جایا کرتے تھے، اس پر اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دِل کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا:[2]

سَوَآءٌ عَلَیۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶﴾ (پارہ: 1، سورۂ بقرہ: 6) | ترجمہ کَنزُالایمان: انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے سمجھانے میں کوئی کمی نہیں ہے، کمی ان غیر مسلموں میں ہے۔ آپ تو باکمال ہیں، آپ کا سمجھانے کا انداز بھی باکمال ہے، آپ نے تو نیکی کی دعوت دینے کا حق ادا کر دیا مگر یہ بدبخت ہیں، ضِدِّی ہیں، ہٹ دھرم ہیں، آپ

1 ... حاشیہ جمل علی الجلالین، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیر آیت: 6، جلد: 1، صفحہ: 20-21 ۔
2 ... تفسیر نعیمی، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیر آیت: 6، جلد: 1، صفحہ: 150 خلاصۃً۔

انہیں سمجھائیں یا نہ سمجھائیں، آپ انہیں قیامت سے، اللہ پاک کے عذابات سے ڈرائیں یا نہ ڈرائیں، یہ ہرگز ایمان قبول نہیں کریں گے۔

یہ عِلْمِ غیب ہے، ابوجہل، عتبہ، شیبہ وغیرہ ڈھیٹ کافِروں کا انجام کیا ہو گا؟ یہ ایمان قبول کر کے جنّت کے حقدار ٹھہریں گے یا کفر پر اڑے رہ کر ہمیشہ کے لئے جہنّم کے مستحق بنیں گے؟ ان کا خاتمہ کیسا ہو گا؟ اللہ کریم نے یہ سب باتیں اپنے محبوب صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو پیشگی ہی بتا دِیں۔ اور آیندہ کی کسی بات کا عِلْم ہو جانا اسی کو تو عِلْمِ غیب کہتے ہیں۔ معلوم ہوا: ہمارے آقا و مولیٰ، غیب کی خبریں جاننے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کے انجام سے بھی باخبر ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا | جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ازلی کافِر، غیر مسلم مثلاً ابوجہل، عتبہ شیبہ وغیرہ سمجھانے کے باوُجُود کلمہ کیوں نہیں پڑھیں گے؟ ان کے اندر اَصْل اور بنیادی خرابی کیا ہے؟ اللہ پاک نے فرمایا:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ٘

(پارہ:1، سورۂ بقرہ: 7)

ترجمہ کنزُالایمان: اللہ نے اُن کے دِلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے۔

حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کَشْفُ الْمَحْجُوب شریف میں فرماتے ہیں: دِل پر چڑھنے والے زنگ اور پردے کی 2 قسمیں ہیں: (1): ایک ہے: **حجابِ غَیْن:** یعنی عارضی پردہ (جو بعض دفعہ گُناہ کرنے اور غفلت میں پڑنے کے سبب دِل پر چڑھ جاتا ہے، یہ عارضی

زنگ ہوتا ہے، جو توبہ کرنے، نیک اعمال بجالانے اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کی برکت سے اُتر جاتا ہے) اور **(2): دوسرا ہے: حجابِ رَیْن:** یہ ایسی سیاہی ہے جیسے کوئلہ ہوتا ہے، کپڑے پر داغ لگے تو دھل کر سفید ہو جاتا ہے مگر کوئلے کو جتنا بھی دھوئیں، یہ سفید نہیں ہوتا، ایسے ہی بعض بد بختوں کے بُرے اَعْمال، ان کے بُرے کردار اور مسلسل گُناہ کرتے رہنے کے سبب ان کے دِل پر حجابِ رَیْن (یعنی پکی سیاہی) چڑھ جاتی ہے جو کبھی اُترتی ہی نہیں ہے۔ [1]

لہٰذا اللہ پاک نے بتایا کہ یہ جو ازلی کافِر ہیں، ابوجہل، عتبہ، شیبہ وغیرہ ہیں، ان کے دِلوں پر حجابِ رَیْن یعنی پکی سیاہی چڑھی ہوئی ہے، ان کے بُرے کرتُوتوں کے سبب ان کے دِل پر مہر لگ چکی ہے کہ اب ان کے دِل حق کو قبول کرنے کے لائق نہیں رہے، ان کے کانوں پر بھی مہر لگ چکی ہے جو اب حق کو سنتے نہیں ہیں اور ان کی آنکھوں پر پردے ہیں، لہٰذا ان کی آنکھیں حق کو دیکھنے سے محروم ہو چکی ہیں اور

لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۟ (پارہ:1، سورۂ بقرہ: 7) | ترجمۂ کنزُالایمان ان کے لیے بڑا عذاب۔

اللہ پاک کی پناہ! اللہ پاک کی پناہ! اللہ پاک ہمیں ایسی بدنصیبی سے محفوظ فرمائے۔

ایماں پہ ربِّ رَحمت دیدے تُو اِستِقامت | دیتا ہوں واسطہ میں تجھ کو ترے نبی کا

سیکھنے کی دو اَہَم باتیں

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے قرآنِ کریم کی یہ 2 آیات اور ان کی وضاحت سُنی، اس میں ہمارے سیکھنے کی 2 باتیں ہیں۔ یا یُوں کہہ لیجئے کہ اللہ پاک نے ہمیں اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے کتابِ ہدایت، قرآنِ کریم جیسی نعمت عطا فرمائی، اب اس

---

1 ...کشف المحجوب، صفحہ: 15 مفہوماً۔

پاکیزہ کِتَاب کو پڑھ کر، اس سے ہم نے ہدایت حاصِل کرنی ہے مگر 2 بہت ہی بُرے وَصف، نہایت مہلک (ہلاکت میں ڈالنے والی) باطنی بیماریاں ہیں کہ جن کے ہوتے ہوئے آدمی ہدایت کو قبول نہیں کر پاتا، لہٰذا ہم نے ان 2 باتوں سے ہر دَم بچتے رہنا ہے۔ یہ کون سے 2 بُرے وَصف ہیں؟۔

(1): ضد اور ہٹ دھرمی

رَبِّ کریم نے فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۝۶ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:6)	ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک وہ جن کی قسمت میں کفر ہے انہیں برابر ہے چاہے تم انہیں ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں۔

یہ کافِروں کا بُرا وَصف ہے کہ یہ ضِدّی ہیں، ہٹ دھرم ہیں، انہیں سمجھائیں یا نہ سمجھائیں، یہ ماننے کی طرف نہیں آتے، حق واضِح ہو گیا، انتہائی حکمتِ عملی کے ساتھ، دلائِل دے کر، معجزات دکھا کر نیکی کی دعوت پیش کی گئی، پھر بھی یہ کلمہ پڑھنے کو تیار نہیں۔ معلوم ہوا؛ ہدایت قبول کرنے کے لئے **ماننے والی طبیعت ہونا** بہت ضروری ہے، جس نے اپنی طبیعت ہی **"میں نہ مانوں"** والی بنالی ہو، اِنکار کرنا اپنی فطرت میں شامِل کر لیا ہو، اس کو سمجھائیں، بتائیں، دلائل دیں، کچھ بھی کر لیں مگر وہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتا تو ایسا شخص ہدایت کیسے قبول کر پائے گا؟ اس لئے راہِ ہدایت کا مُسَافِر بننا چاہتے ہیں تو **"ماننے والی طبیعت"** اپنانی پڑے گی۔

چاند دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ

دیکھئے! ابو جہل وغیرہ مکے کے کفّار کو کس کس انداز میں سمجھایا گیا، انہوں نے جو مطالبہ کیا، اسے پُورا کر دیا گیا، اس کے باوُجود یہ ماننے کو تیار نہ ہوئے۔ ایک مرتبہ رات کا وقت تھا، مکہ مکرمہ کے بڑے بڑے کافِر ابو جہل، مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے اور عرض کیا: اے مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ واقعی سچّے نبی ہیں تو چاند دو ٹکڑے کر کے دِکھایئے! سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر میں یہ کر دُوں تو کیا تم ایمان لے آؤ گے؟ بولے: ہاں! ضرور (ہم کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائیں گے)۔ چنانچہ مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے اللہ پاک کے حُضُور دُعا کی، پھر اپنے ہاتھ مبارک (یعنی شہادت کی انگلی شریف) سے چاند کی طرف اِشارہ کیا تو چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔

چاند دو ٹکڑے ہوا صدقے گیا | جب اشارہ مصطفٰے کا پا گیا

یہ چاند کی چودھویں رات تھی، چاند کا ایک حِصَّہ حِرَا پہاڑ کے ایک طرف ہو گیا، دوسرا حِصَّہ پہاڑ کے دوسری طرف ہو گیا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایک ایک کافِر کو پُکار کر فرما رہے تھے: اے فُلاں! گواہ ہو جاؤ! اے فُلاں! تم بھی گواہ ہو جاؤ! روایات میں ہے: کُفّار کو اس پر یقین نہیں آ رہا تھا، وہ بار بار اپنی آنکھوں کو ملتے، پھر دیکھتے، چاند واقعی دو ٹکڑے تھا، آخِر تھک کر بولے:

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲ (پارہ:27، سورۂ قمر:2) | ترجمہ کَنْزُالایمان یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

ان میں سے ایک کافِر بولا: اگر یہ واقعی جادُو ہے تو تُم پر جادُو ہو گیا، سارِی دُنیا والوں

پر تو نہیں ہو سکتا، لہٰذا جب قافلے آئیں گے تو اُن سے پوچھیں گے، چنانچہ مختلف جگہوں سے مُسَافِر آئے، اَہْلِ مکہ نے سب سے پوچھا تو سب نے یہی کہا: ہاں! ہم نے فُلاں رات چاند دو ٹکڑے دیکھا تھا۔ (1)

اللہ! اللہ! یہ کیسا کمال معجزہ تھا، ابوجہل وغیرہ کو اب تو چاہئے تھا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتے مگر افسوس! ان پر بدبختی غالِب تھی، انہوں نے یہ ٹھان رکھی تھی کہ ہم نے ماننا تو ہے ہی نہیں۔ چنانچہ اپنی آنکھوں سے چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھ کر، باہَر سے آنے والے مُسَافِروں کی گواہیاں سُن کر بھی انہوں نے یہی کہا:

سِحۡرٌ مُّسۡتَمِرٌّ ۝۲ (پارہ:27، سورۂ قمر:2) | ترجمہ کَنْزُالایمان یہ تو جادو ہے چلا آتا۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے نہ ماننے والی طبیعت...!! ❁ کافِروں نے چاند دو ٹکڑے کرنے کا کہا، چاند دو ٹکڑے کر کے دِکھا دیا گیا ❁ پتھروں کے بولنے کا کہا، پتھروں سے کلمہ پڑھوا دیا گیا ❁ درخت چلے ❁ جانوروں نے سجدے کئے لیکن جب طبیعت ہی اِنْکار والی بنا لی، پھر چاہے کچھ بھی ہو، اِنْکار ہی کرنا ہے، جب ذِہن ہی بنا رکھا ہے کہ میں نے نہیں ماننی تو پھر زمین اُوپر ہو یا آسمان نیچے، کچھ بھی کر لیں، ماننی ہی نہیں ہے۔

تجھے کیا بتاؤں کے معجزہ کیا ہے | تُو تو آگے سے بولتا ہے میاں

وضاحت: جو چُوں چَراں کرتے ہیں، زبان چلاتے ہیں، جن کا مقصد ہی بس تنقید ہے، ماننے کا ذِہن ہی نہیں ہے، انہیں معجزے بھی کچھ فائدہ نہیں دیتے، ایسے لوگ معجزہ دیکھ کر بھی گمراہی میں ہی بڑھتے ہیں، ہدایت پر نہیں آتے۔

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:27، سورۂ قمر، زیر آیت:1، صفحہ:976 خلاصۃً۔

اس لئے اپنے اندر قبولِ ہدایت کی صلاحیت بڑھانی ہے، راہِ ہدایت پر چلنا ہے تو ماننے والی طبیعت بنانی پڑے گی۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پر ہدایت کی راہ کھل گئی

دوسری طرف جن کی ماننے والی طبیعت ہوتی ہے، ان پر بس حق واضح ہونے کی دیر ہوتی ہے، وہ ہدایت قبول کرنے میں دیر نہیں لگاتے۔ دیکھئے! حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے جب کلمہ نہیں پڑھا تھا، دائِرۂ اسلام میں داخِل نہیں ہوئے تھے، مشہور واقعہ ہے، آپ ننگی تلوار لے کے جارہے تھے، اِرادہ کیا تھا: آج مُحَمَّد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کو شہید کرڈالوں گا۔ (اَسْتَغْفِرُ الله! اَسْتَغْفِرُ الله!)

مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا، راستے میں اپنی بہن کے گھر پہنچے، قرآنِ کریم دیکھا، کھولا، سورۂ طٰہٰ کی چند آیات ہی پڑھیں، دِل کی زمین زرخیز تھی، ابوجہل کی طرح دِل کُوڑے کا ڈھیر نہیں تھا، کِتَابِ ہدایت کی بارِش دِل پر ہوئی تو ہدایت کے چشمے پُھوٹے، وہی عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عنہ) جو کچھ ہی لمحے پہلے ننگی تلوار لئے اِسْلام کو (مَعَاذَالله!) مِٹَانے نکلے تھے، اب ادب سے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، سَر جھکایا اور دامنِ مصطفےٰ سے لپٹ کر آسمانِ ہدایت کا روشن ستارہ بن گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! کتنا فرق ہے، ابوجہل نے چاند دو ٹکڑے ہوتے دیکھا، عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے صِرْف چند آیات کی تلاوت کی۔ ابوجہل نے کلمہ نہیں پڑھا، عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ہدایت قبول کرلی، آخِر کیوں؟ اس لئے کہ ابوجہل نے

---

1 ...فیضان فاروق اعظم، صفحہ: 320 خلاصۃً۔

نہ ماننے کی طبیعت بنا رکھی تھی، اس نے ہدایت قبول نہ کی جبکہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایسا کوئی ذہن نہیں تھا، جیسے ہی آپ پر حق واضح ہوا، آپ نے سرِ تسلیم جھکا دیا۔

معلوم ہوا؛ قبولِ ہدایت کے لئے ماننے والی طبیعت ہونا ضروری ہے۔ ضِدّی نہیں بننا چاہئے۔ ہم الحمد للہ! مسلمان ہیں، ہم ماننے والے ہیں۔ مسلمان کا لفظی معنیٰ ہی یہی ہے: سَر تسلیم خم کرنے (یعنی حق بات کو سر جھکا کر مان لینے) والا۔ لہٰذا ہمیں ہمیشہ درست بات کو ماننے کی طرف مائِل رہنا چاہئے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں ضِدّی لوگ بھی پائے جاتے ہیں، انہیں قرآنِ کریم کی آیات سُناؤ، اَحادیث پڑھ کر بتاؤ، عُلَمائے کرام جو قرآن و حدیث کی روشنی میں ہی شرعِی مسائل بیان کرتے ہیں، ان کے ارشادات سُناؤ! یہ لوگ ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتے۔ یہ بہت بُری بات ہے، جب اللہ پاک کی، اس کے پیارے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بات آگئی، شریعت کا مسئلہ درست ذریعے سے ہم تک پہنچ گیا تو اب اسے تسلیم کرنے میں دَیر نہ لگائیں، شریعت کے معاملات کو اپنی اَنا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔ عِنَادِ حق (یعنی حق سے دُشمنی رکھنا) تباہ و برباد کر دینے والی باطنی بیماری ہے، ہمیں اس سے کوسوں دُور ہی رہنا چاہئے۔

ضِدّی قوموں کا عبرتناک انجام

دیکھئے! ۞ فِرْعَون نے ضِد کی، حق واضح ہونے کے باوُجُود قبول نہ کیا، دریا میں غرق کر دیا گیا ۞ **قومِ عاد** بڑی طاقتور قوم تھی، ان کی طرف حضرت ہُود عَلَیْہِ السَّلَام کو نبی بنا کر بھیجا گیا، مگر انہوں نے ضِد کی، حق واضح ہونے کے باوُجُود اسے قبول نہ کیا، ان پر آندھی کا

عذاب آیا جس نے **قومِ عاد کا نام و نشان تک مٹا ڈالا۔**[1] ❁ **قومِ ثمود** کی طرف حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کو نبی بنا کر بھیجا گیا، انہوں نے بھی ضِد کی، ہٹ دھرمی کی، حق کو قبول نہ کیا، جھٹلایا، کفر پر اَڑے، گُناہوں کا بازار گرم کیا، آخر ان پر بھی قَہرِ اِلٰہی کا کوڑا برس گیا، ان پر شدید زلزلے کا عذاب بھیجا گیا، جس سے یہ ہمیشہ کے لئے فنا کے گھاٹ اُتر گئے۔[2]

ماضِی میں اور بھی کتنی قومیں گزری ہیں ❁ جنہوں نے ضِد کی ❁ حق بات کو قبول نہ کیا ❁ یہ ہم سے زیادہ طاقتور تھے ❁ ہم سے زیادہ مالدار تھے ❁ ہم سے زیادہ مضبوط تھے مگر عِنَادِ حق (یعنی حق سے دشمنی) نے انہیں تباہی کے کنارے لا کھڑا کیا اور یہ اللہ پاک کے غضب کا شکار ہو کر ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد ہو گئے۔ اس لئے ہمیں ضِدّ نہیں اپنانی چاہئے۔ ہمیں شرعی مسئلہ بتانے والا ہم سے چھوٹی عمر کا ہے یا بڑی عمر کا، ہمارا بھائی ہے یا پڑوسی، ہمارا دوست ہے یا دُشْمن، اگر عاشقِ رسول ہے، واقعی درست مسئلہ بتا رہا ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں، عاشقانِ رسول عُلمائے کرام سے سُن کر، ان سے پوچھ کر بتا رہا ہے، اب ہمیں چاہئے کہ ہم مان لیں۔ سُود کو پرافِٹ کا نام دے لینا، زکوٰۃ کو ٹیکس کہہ دینا، شادی بیاہ وغیرہ میں بے پردگی، ڈھول تماشے وغیرہ کو **خوشی میں سب چلتا ہے** کہہ کر بند نہ کرنا اور کوئی خوفِ خُدا والا ہمیں منع کرے تو اسے الٹا ڈانٹ دینا، اسے دو چار اُلٹی پلٹی سنا کر اس کا دِل توڑ دینا، ہرگز درست بات نہیں ہے۔ مسلمان؛ بے عَمَل تو ہو سکتا ہے مگر ایک سچّا مسلمان ضِدّی نہیں ہوتا، وہ اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی باتوں کو دِل و جان سے تسلیم کرنے والا ہوتا ہے۔

---

1 ... سیرت الانبیاء، صفحہ: 223 خلاصۃً۔

2 ... سیرت الانبیاء، صفحہ: 247 خلاصۃً۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ مولانا الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہم العالیہ کے بے شُمار اَعْلیٰ اوصاف میں سے ایک اَہَم وَصْف یہ بھی ہے کہ آپ کی طبیعت منوانے کی طرف نہیں بلکہ ماننے کی طرف مائِل رہتی ہے۔ آپ ہر ہفتے کو مدنی چینل پر لائیو مدنی مذاکرہ (یعنی سوال جواب کا سلسلہ) فرماتے ہیں، برسوں سے آپ کی عادَت مبارک ہے کہ مدنی مذاکرے کے شروع میں ہی فرما دیتے ہیں: **اگر مجھے غلطی کرتا پائیں تو فوراً میری اِصْلاح فرمائیں، مجھے اپنی غلطی پر اڑتا نہیں بلکہ شکریہ کے ساتھ رُجُوع کرتا پائیں گے۔**

کتنی بڑی بات ہے، لائیو پروگرام ہے، پُوری دُنیا میں لوگ سُن رہے ہیں، کروڑوں مُرِیدوں کے پیرِ کامِل صاف کہہ رہے ہیں: **مجھ سے غلطی ہو تو مجھے بتادیں، میں شکریہ بھی ادا کروں گا، اپنی غلطی مان بھی لُوں گا۔** اللہ پاک ہمیں بھی ایسی توفیق نصیب فرمائے، ضِدّ انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم ماننے والے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

(2): اپنے دِل کی حفاظت کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! دوسری بات جو ہمیں سورۂ بقرہ کی ان آیات سے سیکھنے کو ملی، وہ یہ کہ کفّارِ مکہ کا بُرا وَصْف بیان ہوا:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ٘ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ۠ ۝۷ (پارہ:1، سورۂ بقرہ: 7)	ترجمۂ کَنْزُالایمان: اللہ نے اُن کے دِلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹا ٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب۔

معلوم ہوا؛ دِل پر مہر لگ جانا یہ انتہائی مہلک بیماری ہے، یہی وہ بنیادی مرض ہے جو نہ جانے کتنی قوموں کی ہلاکت کا سبب بن چکا ہے، اسی باطنی بیماری کی وجہ سے آدمی حق بات

کو تسلیم کرنے، ہدایت حاصِل کرنے یہاں تک کہ سراپا ہدایت کِتَاب قرآنِ کریم پڑھ کر بھی سیدھے رستے پر آنے سے محروم رہ جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے دِل کی حِفَاظت کریں، ہرگز ہرگز اپنے دِل پر مہر نہ لگنے دیں کہ جس دِل پر مہر لگ جاتی ہے، اس کے لئے ہدایت کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

کسی شاعِر نے کہا ہے:

دِلِ مردہ دِل نہیں، اسے زِندہ کر دوبارہ | یہی ہے اُمَّتوں کے مرضِ کُہَن کا چارہ

وضاحت: جب دِل مردہ ہو جاتے ہیں، دِلوں پر گُناہوں کا زنگ لگ جاتا ہے، کفر کی تاریکیاں چھاجاتی ہیں تو قومیں تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہیں، لہٰذا قوموں کو تباہی سے بچانے کا یہی طریقہ ہے کہ اُن کے دِلوں کی اِصلاح کی جائے، سیاہ دِلوں سے زنگ اُتار کر انہیں اُجلا اُجلا چمکدار بنا دیا جائے۔

دِل پر مہر لگنے کے اسباب

دل پر مہر لگنے کے بہت سارے اسباب ہیں، مثلاً: **(1): گُنَاہوں کی کثرت دِل پر مہر لگنے کا ایک بنیادی سبب ہے۔** پیارے آقا، رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب آدمی گناہ کرتا ہے اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے، اگر توبہ کرلے تو وہ نکتہ مٹا دیا جاتا ہے ورنہ اگر دوبارہ گناہ کیا تو ایک اور نکتہ لگ جائے گا پھر ایک اور گناہ کیا ایک اور نکتہ لگ جائے گا، کرتے کرتے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔[1] اس لئے گناہوں سے بچنا بہت ضروری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ گُناہوں کی عادَت دِل پر مہر لگنے کا سبب بنے اور ہم

---

1 ...ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب و من سورۃ ویل للمطففین، صفحہ: 769، حدیث: 3334۔

راہِ ہدایت سے محروم کر دیئے جائیں۔ عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: گزشتہ اُمّتوں کا عذاب جسمانی خَسف و مَسخ تھا (یعنی پہلی اُمّتیں نافرمانی کرتیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیا جاتا تھا، ان کے چہرے بگاڑ دیئے جاتے تھے، کوئی بندر بن جاتا، کوئی خنزیر بن جاتا تھا) لیکن اس اُمّت کا عذاب روحانی خَسف و مَسخ ہے، پہلے جسم بدلتے تھے، اب دِل بدل دیئے جاتے ہیں۔[1] اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ نُقَلِّبُ اَفْـٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ (پارہ:7، سورۂ انعام:110)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو۔

اللہ پاک کی پناہ! اللہ پاک کی پناہ! کیسی عبرت کی بات ہے، گُناہ کرنے سے، اللہ و رسول کی نافرمانی کے سبب دِل اُلٹ دیئے جاتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں ایسی ذِلّت و رُسوائی سے بچائے۔ کاش! سچی توبہ کی توفیق مل جائے۔

بڑی کوششیں کیں گناہ چھوڑنے کی | رہے آہ! ناکام ہم یااِلٰہی!
جو ناراض تُو ہو گیا تو کہیں کا | رہوں گا نہ تیری قسم یااِلٰہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے | پئے تاجدارِ حرم یااِلٰہی!

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دِل پر مہر لگنے کے چار اسباب

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے منہاج العابدین میں بیان فرمایا ہے کہ چار باطنی بیماریاں ہیں جو دِل کو بہت نقصان پہنچاتی ہیں: (1): حسد یعنی **Jealous** ہونا، دوسروں کو ملی ہوئی نعمت کو

1 … تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:66، جلد:1، صفحہ:454۔

دیکھ کر یہ خواہش کرنا کہ یہ نعمت اس سے چِھن جائے اور مجھے مل جائے، یہ حسد ہے۔ [1] حدیثِ پاک میں ہے: حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے، جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔ [2] امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حسد کرنے والے کا دِل اندھا ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے اللہ پاک کے اَحْکام بھی سمجھ نہیں آتے۔ [3]

میں گناہوں سے سدا بچتا رہوں	کیجئے رَحمت اے نانائے حسین
جھوٹ سے بُغض و حسد سے ہم بچیں	کیجئے رَحمت اے نانائے حسین

(2): دِل کو نقصان پہنچانے والی دوسری بیماری: طُولِ عمل (لمبی امید) مثلاً یہ ذہن بنا لینا کہ میں نے تو ابھی 10 سال زندہ رہنا ہے، 50 سال زندہ رہنا ہے، 100 سال زندہ رہنا ہے۔ یہ بھی بہت بُری بیماری ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَطَالَ عَلَیۡهِمُ الۡاَمَدُ فَقَسَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ (پارہ:27، سورۂ حدید: 16)	ترجمہ کَنْزُالایمان: پھر ان پر مدت دراز ہوئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔

معلوم ہوا؛ لمبی اُمّیدوں کے سبب دِل سخت ہو جاتا ہے۔ **(3): دِل کو نقصان پہنچانے والی تیسری بیماری ہے: جلد بازی۔** اس کے سبب بھی بندہ بہت دفعہ ہدایت محروم رہ جاتا ہے اور **(4): دِل کو نقصان پہنچانے والی چوتھی بیماری ہے: تکبر۔** یہ سب سے بُری باطنی بیماری ہے، اسی کے سبب شیطان مرْدُود ہوا، تکبر کے سبب بھی دِل پر مہر لگ جاتی ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

كَذٰلِكَ یَطۡبَعُ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ قَلۡبِ مُتَكَبِّرٍ	ترجمہ کَنْزُالایمان: اللہ یوں ہی مہر کر دیتا ہے

1 … الحدیقۃ الندیۃ، الباب الثانی، الخلق الخامس عشر الحسد، المبحث الاول، جلد:3، صفحہ:34 ملتقطاً۔
2 … ابو داود، کتاب الادب، باب فی الحسد، صفحہ:769، حدیث:4903۔
3 … منہاج العابدین، صفحہ:188۔

جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ (پارہ:24،سورۂ مؤمن : 35) | متکبر سرکش کے سارے دل پر ۔

عُجب و تکبُّر اور بچا حُبِّ جاہ سے | آئے نہ پاس تک رِیا یا ربِّ مصطفٰے

گر تکبّر ہو دل میں ذرّہ بھر
سُن لو جنّت حرام ہوتی ہے

دِل پر مہر لگ جانے کا ایک اَہَم سبب

پیارے اسلامی بھائیو! دِل پر مہر لگ جانے کا ایک اور اَہَم سبب اللہ پاک کے نیک لوگوں کی بے ادبی بھی ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: گناہ کرنے سے دل پر آہستہ آہستہ میل چڑھتا ہے (مثلاً ایک گناہ کیا دل پر ایک نکتہ لگ گیا، دوسرا گناہ کیا دوسرا نکتہ لگ گیا، تیسرا گناہ کیا دل پر تیسرا نکتہ لگ گیا، یوں گناہوں کے ذریعے دل پر آہستہ آہستہ میل چڑھتا ہے) اور نیکیاں کرنے سے دل سے آہستہ آہستہ میل اترتا ہے (مثلاً ایک دن نماز پڑھی نماز میں سرور نہیں آئے گا، دوسرے دن پڑھی تیسرے دن پڑھی بندہ لگاتار نماز پڑھتا رہے آہستہ آہستہ دل کا میل دھل جاتا ہے اور پھر دل کا میل دھلنے کے بعد اب بندے کو نماز میں سُرور آنا شروع ہو جاتا ہے تو نیکی جو ہے یہ آہستہ آہستہ دل کا میل دھوتی ہے) مگر کسی اللہ کے نیک بندے کی بے ادبی یک دم دل پر مہر لگنے کا سبب بن جاتی ہے۔ دیکھئے! شیطان نے ہزاروں سال عبادت کی تھی ایک لمحہ کے لئے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بے ادبی کی یک دم وہ مجرم اور مردود ہو گیا، یک دم اس کا دل سیاہ ہو گیا، اس کے دل پر مہر لگ گئی۔[1]

معلوم ہوا؛ اللہ کے نیک بندے کی بے ادبی سے یک دم دل پر مہر لگتی ہے اور اگر

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:7، جلد:1، صفحہ:158 خلاصۃً۔

اللہ کے کسی نیک بندے کی نگاہ پڑھ جائے تو یک دم دل کا سارا میل دھل جاتا ہے۔

نگاہِ غوثِ پاک کی برکت

حضرت سیدنا حضور غوث اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حج کر کے واپس آرہے تھے، راستے میں ایک شخص کھڑا ہوا دیکھا، وہ چور تھا اصل میں چوری کرنا چاہتا تھا، حضرت غوث اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جب قریب تشریف لائے، پوچھا تم کون ہو؟ کہنے لگا میں فلاں شخص ہوں یہاں پر کسی کے انتظار میں کھڑا ہوں، حضور غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ جو پوری دنیا کو ایسے دیکھتے ہیں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی پر دانہ ہو، ان کے سامنے وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تو سمجھ گئے تھے کہ یہ کون ہے، آپ نے فرمایا: **میں عبد القادر ہوں،** جیسے ہی اس نے سنا کہ یہ غوث پاک ہیں فوراً قدموں پر گر گیا، حضور غوث پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی، اللہ کے ولی کی ایک نگاہ کرم ہوئی وہ چور فوراً توبہ کر کے مقامِ قطبیت پر فائز ہو گیا۔(1)

معلوم ہوا؛ ولیِّ کامِل کی ایک نگاہ سے بندے کا دل یک دم صاف ہو جاتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں نیک لوگوں کی، نبیوں، ولیوں کی، صحابۂ کرام، اَہْلِ بیتِ پاک اور عاشقانِ رسول عُلمائے کرام کی بے ادبی سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے | اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

بیان کا خُلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے کُفّار کا بُرا وَصف بتایا:

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ | ترجمۂ کنزُالایمان: اللہ نے اُن کے دِلوں پر مہر

1...تفریح الخاطر، صفحہ: 78۔

(پارہ:1، سورۂ بقرہ 7:) | کر دی۔

اس وعید سے بچنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ❁ ہم گناہوں سے بھی بچیں ❁ حسد سے بھی بچیں ❁ لمبی امیدوں سے بھی بچیں ❁ جلد بازی سے بھی بچیں ❁ تکبر سے بھی ہر دَم بچتے رہیں اور ❁ اللہ کے نیک بندوں کی بے ادبی سے بھی بچتے ہی رہیں۔

دِل پاک رہے، ہدایت کی طرف مائل رہے ❁ اس کے لئے نیکیاں کرنے کی کوشش کریں ❁ تلاوت قرآن کرنے سے دل کا میل دھلتا ہے ❁ ذکر اللہ کرنے سے دل کا میل دھلتا ہے ❁ اسی طرح نماز پڑھنے سے دل کا میل دھلتا ہے ❁ قبرستان جاکر اپنی موت کو یاد کرنے سے بھی دل کا میل دھلتا ہے، اللہ پاک ہمیں پاکیزہ دل نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائِل اپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائِل اپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ **(Madani Qaida)**۔ اس اپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو **(Audio)** شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک **(Click)** کریں گے، آڈیو **(Audio)** میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس اپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق **(Practice)** کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جاسکتی ہے۔ یہ اپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلط مسئلے کی نشاندہی)

مسئلہ: سجدے میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگانا فرض ہے، جبکہ ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگے، یہ واجب ہے اور دس کی دس انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا اور انگلیاں قبلہ رُخ رکھنا سُنّت ہے۔

وضاحت: ❁ اس مسئلہ کے بارے میں عموماً بہت بے توجہی پائی جاتی ہے ✱- بہت مرتبہ دیکھا گیا ہے کہ سجدے میں پاؤں زمین سے اُٹھے ہوئے ہوتے ہیں ✱- جو زمین پر پاؤں لگائے رکھتے ہیں، ان میں بہت سارے ہیں جو صِرف انگلیوں کی نوک زمین پر لگاتے ہیں ❁ مسئلہ بہت یاد رکھنے کا ہے: سجدے میں پاؤں کی دَسّوں انگلیوں میں سے ایک کا **پیٹ** زمین پر لگنا فرض ،دونوں پاؤں کی 3،3 انگلیوں کا **پیٹ** لگنا واجب اور 10 کی 10 انگلیوں کا **پیٹ** لگنا اور انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہونا سُنّت ہے ❁ اگر سجدے میں پاؤں زمین سے اُٹھا لئے، ایک بھی انگلی کا پیٹ زمین پر نہ لگایا تو نماز نہیں ہو گی، دوبارہ پڑھنا فرض ہے ❁ اگر صِرف انگوٹھا لگایا، باقی انگلیاں اُٹھائے رکھیں تو واجب چھوٹ جائے گا، گناہ بھی ہو گا اور نماز بھی دوبارہ پڑھنی ہو گی۔[1]

اللہ پاک ہمیں نماز سیکھ کر، درست انداز سے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 …ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جنوری 2018ء، دارالافتاء اہلِ سنّت، صفحہ: 14

اسماء الحسنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَاغَفَّارُ

جو کوئی ہمیشہ یَاغَفَّارُ کا وِرد کرے گا وہ نفس کی بُری خواہشات سے چھٹکارا پائے گا۔[1] اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم!

1 …مدنی پنج سورہ، صفحہ: 248۔